5 ادائیگی کے طریقوں کا استحکام

5.1 عمومی جائزہ

ادائیگی کے طریقوں کا مؤثر اور کارگر ہونا معیشت میں نمو، مالی نظام میں استحکام اور مالی منڈیوں کے فرائض انجام دینے میں آسانی کا باعث بنتا ہے۔ ان ادائیگیوں کے نظام کی نگرانی کے لیے شعبہ نظام ادائیگی اہم کردار ادا کرتا ہے تاکہ اس کی مضبوطی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پاکستان میں گذشتہ 5 برسوں میں ای بینکاری کی نمو میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ پلاسٹک منی متعارف کروانے سے اس کی مقبولیت زیادہ بڑھ گئی ہے جو سال کے 365 دنوں میں 24 گھنٹے صارفین کو اپنے کھاتوں تک رسائی کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ ماسٹر اور ویزا کارڈ نے پلاسٹک منی کی نمو میں اہم کردار ادا کیا ہے تاہم ان کارڈز کی پیچیدہ ساخت نیز صارفین میں آگہی کے فقدان کی وجہ سے شکایات اور تنازعات بڑھ رہے ہیں۔

اے ٹی ایم کے نظام کو بہتر بنانے، اے ٹی ایم پر 24 گھنٹے محفوظ ماحول اور اے ٹی ایم صارفین کو بیرونی مداخلت سے تحفظ فراہم کرنے جیسے اقدامات کو یقینی بنانے کے لیے شعبہ نظام ادائیگی نے کمرشل بینکوں کے ساتھ مختلف اجلاس کیے ہیں جس میں اے ٹی ایم کی سیکورٹی سے متعلق اقدامات کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ ای ایم وی کارڈز دیگر کارڈز جن میں کارڈ کے پیچھے مقناطیسی پٹی پر خفیہ اعداد و شمار ہوتے ہیں، سے زیادہ محفوظ سمجھے جاتے ہیں کیونکہ ای ایم وی کارڈ چپ کارڈ ٹیکنالوجی پر مبنی ہوتے ہیں۔ پاکستان میں ای ایم وی سے ہم آہنگ کارڈز کے اجرا کے لیے شعبہ نظام ادائیگی نے متعلقہ فریقوں سے مذاکرات کیے جس کے تحت تمام بینک 2010ء تک ای ایم وی سے ہم آہنگ کارڈز کا اجرا کریں گے۔ تاہم پاکستان میں ای ایم وی کارڈز کی سپورٹ کے لیے مناسب انفراسٹرکچر کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ تمام پی او ایس نیٹ ورک میں پی او ایس مشینوں کو ای ایم وی میں تبدیل کر دیا جائے اور یہ کام دسمبر 2008ء تک کر لیا گیا ہے۔

کارڈ ہولڈر کے اعداد و شمار کا تحفظ، پیمنٹ کارڈ انڈسٹری ڈیٹا سیکورٹی اسٹینڈرڈ (PCIDSS) کی شرط ہے۔ یہ ادارہ امریکن ایکسپریس، ڈسکور فنانشل سروسز، جے سی بی انٹرنیشنل، ماسٹر کارڈ انٹرنیشنل اور ویزا کی طرف سے قائم کیا گیا ہے۔ کارڈ ہولڈر کے اعداد و شمار کو تحفظ دینے کی خاطر پی سی آئی ڈی ایس ایس کے لیے ضروری ہے کہ مالی ادارے کارڈ کی لین دین کے لیے بنیادی اکاؤنٹ نمبر (PAN) کو ظاہر نہ کریں۔ اس حوالے سے کارڈ ہولڈر کی ذاتی معلومات کو غلط استعمال سے بچانے اور بین الاقوامی طریقوں پر چلتے ہوئے شعبہ نظام ادائیگی نے پی اے این کے تحفظ کے لیے پی او ایس مشینوں میں تبدیلی کے منصوبے کا آغاز کیا ہے۔ اس سے قبل پی او ایس مشینوں کے ذریعے لین دین کی پرچی نکلتی تھی جس میں کارڈ ہولڈر کی ذاتی معلومات درج ہوتی تھیں جیسے اُس کا نام، مکمل کارڈ نمبر، ختم ہونے کی تاریخ وغیرہ جو کہ دھوکے کے لیے بہ آسانی استعمال کی جاسکتی ہے۔

5.2 بروقت مجموعی چکتائی کا نظام (آر ٹی جی ایس)

یہ ادائیگی کا ایسا نظام ہے جس کے تحت مرکزی بینک میں جاری کھاتے کے شرکا کو بین البینک اور دیگر اہم ادائیگیاں بروقت کی جاتی ہیں۔ پاکستان کے بروقت مجموعی چکتائی کے نظام کو PRISM کہا جاتا ہے۔ بین البینک بروقت چکتائی کا پاکستانی طریقہ یکم جولائی 2008ء سے کام کر رہا ہے جس میں 40 ادارے شامل ہیں جنہیں بروقت آن لائن ادائیگی کی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ پاکستان میں تمام کمرشل بینک اور تین ترقیاتی مالی ادارے اس نظام کے براہ راست شریک ارکان ہیں۔

'پرزم' اپنے شرکا کو درج ذیل خدمات پیش کرتا ہے:

- نقد اور سرکاری تمسکات سے متعلقہ ادائیگیاں بروقت کی جاتی ہیں۔ چیک کی کلیرنگ کی کثیر الجہتی خالص چکتائی بھی اس نظام کے تحت کی جاتی ہے۔
- سرکاری تمسکات کی تجارت کی چکتائی فراہمی بمقابلہ ادائیگی کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔
- شرکا کے کھاتے میں اگر مطلوبہ رقوم دستیاب نہ ہو تو رقم کی دستیابی تک ادائیگی اگلی تاریخوں میں کی جاسکتی ہے۔ شرکا اپنے لیے خود نئی تاریخوں کا انتظام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
- شرکا کے پاس گروی رکھنے کی سیالیت امروز کی سہولت بھی موجود ہے۔

- شرکا کے لیے رقوم اور تمسکات کے توازن کی نگرانی کی آن لائن صورتحال بھی دستیاب ہوتی ہے۔
- اسٹیٹ بینک شرکا کے لیے ہیلپ ڈیسک کے وظائف کا انتظام کرتا ہے اور ان کی شکایات کا فوری ازالہ کرتا ہے۔

اس نظام کا پورا افتتاح مختلف مراحل میں کیا گیا ہے تاکہ شرکا کو اس نظام میں کم سے کم زحمت کے ساتھ بتدریج ڈھالا جا سکے۔ اس نظام کے افتتاح کے ابتدائی دنوں میں اسٹیٹ بینک درپیش مسائل سے مؤثر انداز میں نبرد آزما ہوا اسی طرح اسٹیٹ بینک نے اس نظام میں شامل تمام شرکا کو چیک پر مبنی ادائیگیوں کے نظام سے بتدریج نئے آن لائن بروقت نظام کی طرف لے جانے میں مکمل سہولتیں فراہم کیں۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے پرزم آپریشنز کے لیے جامع اصول وضوابط جاری کیے ہیں جو شرکا اور شعبے کے اندرونی افراد نے بہت غور وفکر کے بعد مرتب کیے ہیں۔

5.2.1 پرزم ادائیگی کی شماریات

جولائی 2008ء سے لے کر جون 2009ء تک پرزم کے ذریعے 590 کھرب روپے کی ادائیگی کی گئی جبکہ اس کا کُل حجم 2 لاکھ 20 ہزار ادائیگیوں سے زیادہ ہے (دیکھئے **شکل 5.1**)۔ اس طرح اوسطاً روزانہ 200 ارب روپے کی 750 ادائیگیاں کی گئیں۔

شکل 5.1: پرزم ادائیگی کی شماریات

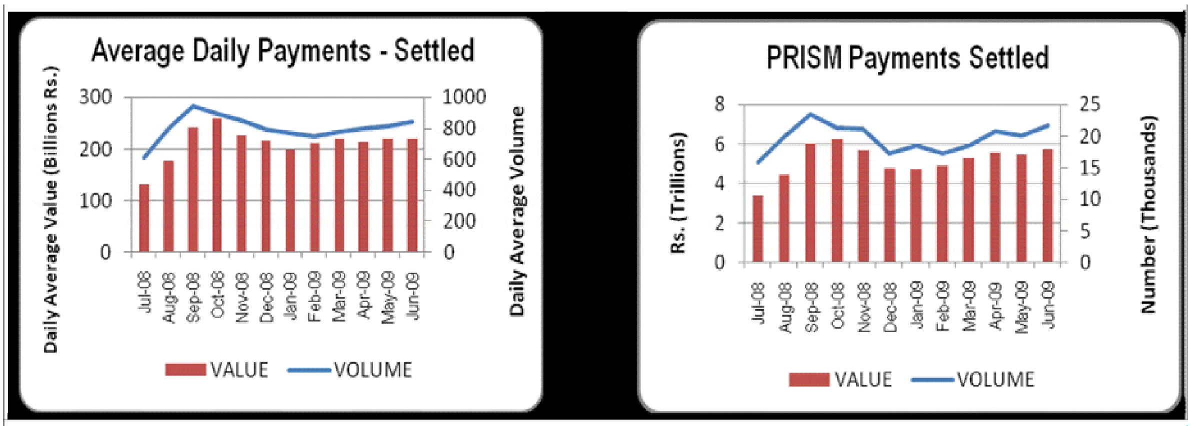

5.3 بلا دفتر/برقی بینکاری

برقی بینکاری نظام زر کی ترسیل/فراہمی کا نظام ہے۔ یہ نظام نقد اور ظاہری ادائیگیوں پر مبنی ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران خردہ ادائیگی میں لین دین کی تعداد میں گذشتہ سال کے 8.3 فیصد کے مقابلے میں 7.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ ان کی مجموعی قدر میں 2.7 فیصد اضافہ ہوا جس میں گذشتہ سال 21.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 05ء سے لے کر اب تک کاغذی اور برقی بینکاری کے ذریعے لین دین اور قدر کا رجحان **شکل 5.2 الف** اور **ب** میں دکھایا گیا ہے۔

5.4 خردہ ادائیگی بذریعہ بلا دفتر بینکاری/برقی بینکاری

حجم کے لحاظ سے برقی بینکاری کے ذریعے 159.8 ملین روپے کی لین دین ریکارڈ کی گئی جس میں گذشتہ سال 25.2 فیصد کے مقابلے میں 28.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 3.5 فیصد نمو کے ساتھ قدر 144 کھرب روپے تک جا پہنچی جس میں گذشتہ سال 32.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے **شکل 5.2 الف۔ب**)۔

5.4.1 بلا دفتر/برقی بینکاری کی ساخت

کم مالیت کی نقد رقم نکالنے کے لیے اے ٹی ایم کا استعمال متعدد بار کیا جاتا ہے اسی لیے کُل برقی لین دین میں اس کا حصہ سب سے زیادہ ہے جو کہ 57 فیصد ہے۔ مالی سال 09ء

شکل 5.2 الف: سودوں کی تعداد

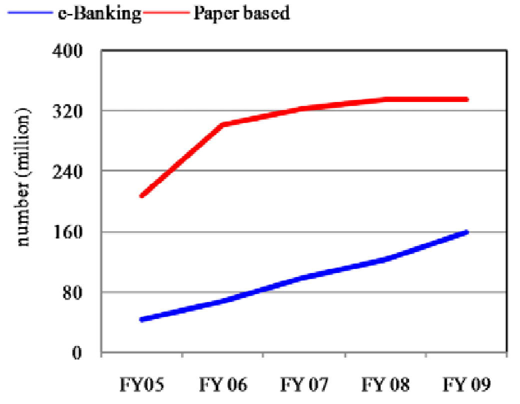

شکل 5.2 ب: سودوں کی رقم

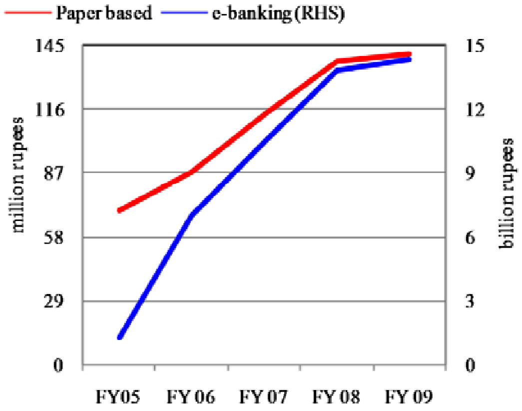

کے دوران 7,336 روپے کے اوسط حجم کے اے ٹی ایم سودے[1] ریکارڈ کیے گئے جبکہ گذشتہ سال اوسط حجم 6,670 روپے رہا تھا۔کُل برقی بینکاری میں بروقت آن لائن بینکاری (آر ٹی او بی) اور پی او ایس کا حصہ بالترتیب 30 اور 11 فیصد ہے۔مجموعی برقی بینکاری کے کاروبار میں کال سینٹر، انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل بینکاری کا حصہ نسبتاً کم ہے (شکل 5.3 الف)۔قدر کے لحاظ سے آر ٹی او بی کا حصہ 94 فیصد ہے جبکہ یہ زیادہ تر بی ٹو بی لین دین کے لیے استعمال ہوتا ہے۔لین دین کی قدر میں اے ٹی ایم کا حصہ 5 فیصد ہے جبکہ پی او ایس، انٹرنیٹ، موبائل بینکاری اور کال سینٹر بینکاری کا حصہ بہت کم ہے (شکل 5.3 ب)۔

شکل 5.3 الف: برقی بینکاری کی مجموعی تعداد میں حصہ

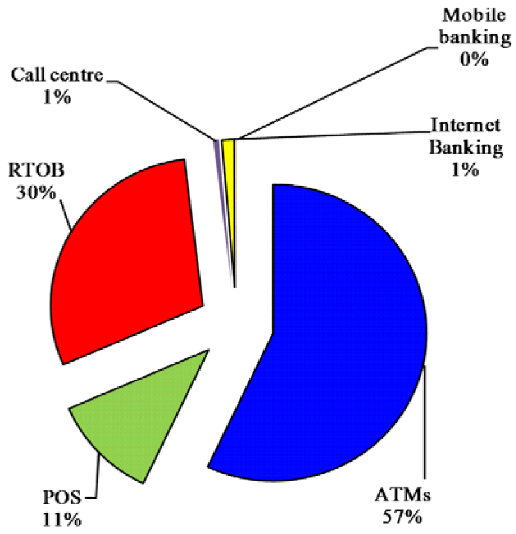

شکل 5.3 ب: برقی بینکاری کی مجموعی رقم میں حصہ

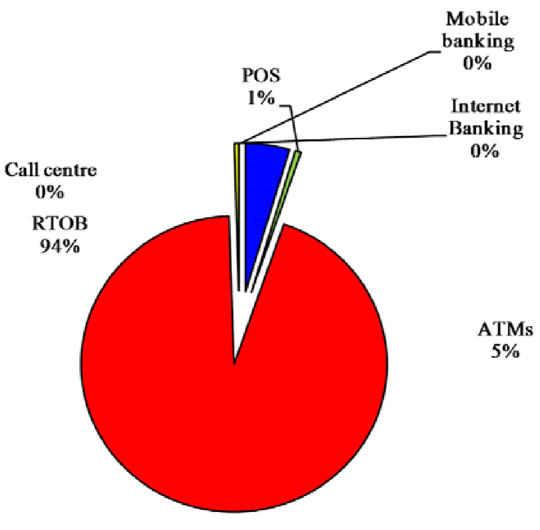

5.5 پاکستان میں بلادفتر/برقی بینکاری کا انفراسٹرکچر

5.5.1 آن لائن برانچ نیٹ ورک اور اے ٹی ایم

مالی سال 09ء کے دوران بینکوں نے اپنے آن لائن برانچ نیٹ ورک کو 5,282 سے بڑھا کر 6,040 کر دیا جس سے ان کی تعداد میں 14 فیصد اضافہ ہوگیا جبکہ گذشتہ سال 26 فیصد اضافہ ہوا تھا۔مجموعی شاخوں کے نیٹ ورک میں آن لائن شاخوں کا حصہ 64 فیصد سے بڑھ کر 68 فیصد ہوگیا۔اسی طرح مالی سال 09ء کے دوران بینکوں نے 878 نئے اے ٹی ایم

[1] اے ٹی ایم سودوں کا اوسط حجم = کُل رقم/سودوں کی کُل تعداد۔اے ٹی ایم کے کُل سودوں کی تعداد میں رقم نکلوانا، رقم جمع کروانا، آئی بی ایف ٹی، یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی کے وثیقہ جات جمع کرانا شامل ہیں۔

کھولے جس سے ملک بھر میں اے ٹی ایم کی مجموعی تعداد 28.1 فیصد نمو کے ساتھ 3,999 ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اس میں 36.1 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 5.4**)۔

شکل 5.4: اے ٹی ایم اور آن لائن دفاتر کی تعداد

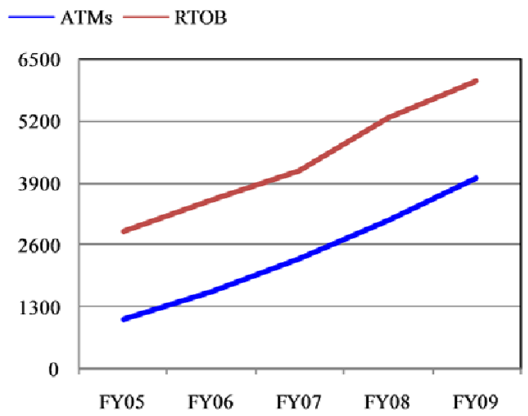

5.5.2 کارڈز کی تعداد (کریڈٹ/ڈیبٹ/اے ٹی ایم)

30 جون 09ء تک زیر گردش مجموعی کارڈز کی تعداد میں 20 فیصد نمو ہوئی۔ ان کارڈز کی تعداد گذشتہ سال 7.5 ملین کے مقابلے میں 8.9 ملین ہوگئی (**شکل 5.5**)۔

کریڈٹ کارڈ

مالی سال 09ء میں کریڈٹ کارڈ کی تعداد 1.8 ملین سے کم ہو کر 1.7 ملین رہ گئی اس طرح اس میں 6 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال اس میں 5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اسلامک کریڈٹ کارڈ کی تعداد 2,468 ہے۔

شکل 5.5: کارڈ سرگرمیوں میں حصہ

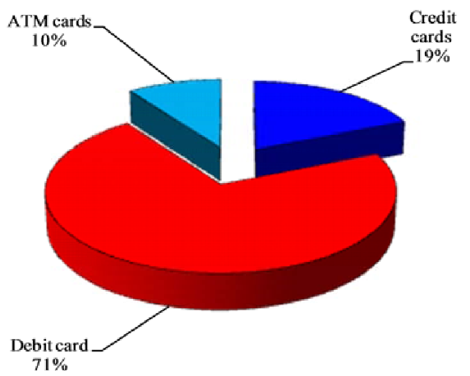

ڈیبٹ کارڈ

مالی سال 09ء کے دوران ڈیبٹ کارڈ کی کُل تعداد 4.9 فیصد سے بڑھ کر 6.4 فیصد ہوگئی۔ اس طرح 30 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 23 فیصد کمی ہوئی تھی۔

اے ٹی ایم کارڈز

مالی سال 09ء کے دوران مجموعی اے ٹی ایم کارڈز گذشتہ سال کے 0.789 ملین کے مقابلے میں 0.881 ملین زیر گردش رہے یعنی 12 فیصد اضافہ ہوا۔

اسمارٹ کارڈ

اسمارٹ کارڈ چِپ پر مبنی کارڈ ہوتے ہیں جس میں اضافی یادداشت اور سیکورٹی کی خصوصیات ہیں۔ 8.9 ملین کارڈز میں سے 0.434 ملین یا 5 فیصد چِپ کارڈز ہیں۔ تاہم مالی سال 09ء کے دوران چِپ کارڈز میں 11 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

5.6 برقی بینکاری (نقد پر مبنی۔ آن لائن بینکاری اور اے ٹی ایم)

5.6.1 بروقت آن لائن بینکاری (آر ٹی او بی) لین دین

مالی سال 09ء کے دوران آر ٹی او بی لین دین میں 28.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں 19.9 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ قدر کے لحاظ سے 1.7 فیصد اضافہ ہوا جو کہ گذشتہ سال 32 فیصد تھا (دیکھئے **شکل 5.6**)۔ بینک مختلف لین دین کے لیے آر ٹی او بی کا ذریعہ استعمال کرتے ہیں جس کا مجموعی برقی بینکاری لین دین میں 94 فیصد حصہ ہے۔

شکل 5.6: آر ٹی او بی سودے

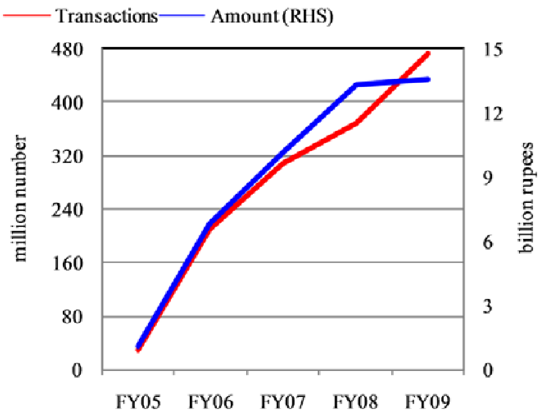

5.6.2 اے ٹی ایم کے ذریعے لین دین

مالی سال 09ء کے دوران اے ٹی ایم کے ذریعے لین دین میں 34 فیصد اضافہ

ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں 32 اضافہ دیکھا گیا تھا (دیکھئے **شکل 5.7**)۔ اے ٹی ایم کے سودوں میں گذشتہ سال 43 فیصد کے مقابلے میں 48 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اے ٹی ایم نقد رقم نکلوانے کے علاوہ انٹر/انٹرابینک فنڈز کی منتقلی، رقم جمع کرانے، یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی وغیرہ کے لیے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ رواں سال پاکستان میں ہر اے ٹی ایم کے ذریعے اوسطاً 62 سودے روزانہ کیے گئے۔ ہر سودے کا اوسط سائز 7,336 روپے ہے۔

شکل 5.7: اے ٹی ایم سودے

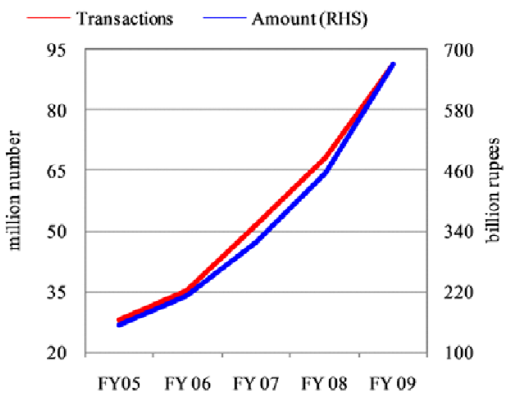

فنڈز کی منتقلی

مالی سال 09ء کے دوران اے ٹی ایم کے ذریعے فنڈز کی منتقلی کے 18 لاکھ سودے ہوئے یعنی گذشتہ سال کے 163 فیصد کے مقابلے میں 139 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ منتقل کیے گئے ان فنڈز کی قدر 86.96 ارب روپے ہے جس میں 121 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال یہ اضافہ 221 فیصد تھا۔ اے ٹی ایم کے ذریعے فنڈز کی منتقلیوں میں زیادہ تر انٹرابینک منتقلیاں اور تھوڑی بین البینک منتقلیاں شامل ہیں۔

نقد رقوم جمع کروانا

بہت سے بینک اے ٹی ایم کے ذریعے رقم جمع کروانے کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ رقم جمع کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو ایک نوٹ یا گڈی وصول کی جاتی ہے یا پھر لفافہ وصول کیا جاتا ہے۔ صرف مالی سال 09ء کے دوران اے ٹی ایم کے ذریعے رقوم جمع کروانے کے 21 ہزار سودے ہوئے جس میں گذشتہ سال کے 39 فیصد کے مقابلے میں 99 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران قدر میں 97 فیصد اضافہ ہوا جو 119 ملین سے بڑھ کر 235 ملین ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اس میں 30 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی

مالی سال 09ء میں اے ٹی ایم کے ذریعے یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی میں 44,807 سودے ہوئے جو 69 فیصد اضافے کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ گذشتہ سال 5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ قدر کے لحاظ سے بینکوں کا لین دین 80 ملین روپے رہا جو کہ گذشتہ سال 33 ملین روپے تھا۔ اس طرح اس میں 144 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں 3 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

5.7 بلا دفتر بینکاری/برقی بینکاری (ظاہری/پلاسٹک منی)

5.7.1 پی او ایس لین دین

ملک بھر میں پی او ایس مشینوں کی تعداد 13 فیصد اضافے کے ساتھ 49,715 تک پہنچ گئی جبکہ گذشتہ سال ان کی تعداد 43,903 تھی۔ پی او ایس مشینوں سے 18.3 ملین سودے ریکارڈ کیے گئے۔ گذشتہ سال 12.2 فیصد سودے ہوئے تھے۔ اس طرح 4.5 فیصد اضافہ ہوا۔ 89.6 ارب روپے کا لین دین کیا گیا جس میں گذشتہ سال کی 28.3 فیصد کے مقابلے میں 30 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے **شکل 5.8**)۔

شکل 5.8: پی او ایس سودے

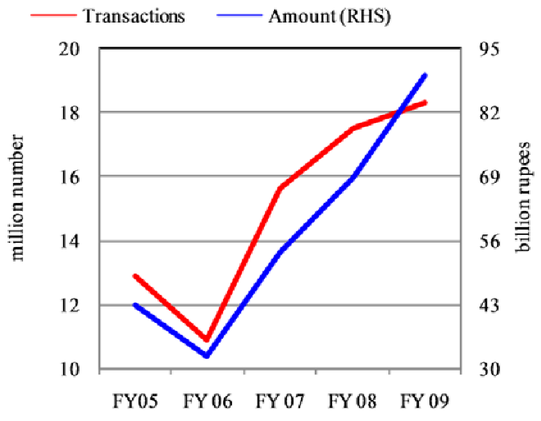

5.7.2 کال سینٹر بینکاری

برقی بینکاری میں کال سینٹر/انٹریکٹو وائس ریسپونس (IVR) کے ذریعے بینکاری بھی شامل ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران بینکوں میں 0.93 ملین سودے

ہوئے جن کی مالیت 8.5 ارب روپے تھی۔ اس سال حجم کے لحاظ سے اس میں 13 فیصد اضافہ ہوا جبکہ قدر کے لحاظ سے 15 فیصد کمی واقع ہوئی۔ گذشتہ سال حجم کے لحاظ سے فیصد اور قدر کے لحاظ سے 4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

5.7.3 انٹرنیٹ بینکاری

انٹرنیٹ بینکاری میں ادائیگیاں اور الیکٹرانک فنڈز کی منتقلی (ای ایف ٹی) شامل ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے ابھی انٹرابینک کھاتے سے کھاتے تک فنڈز منتقل کرنے تک محدود ہے ماسوائے بینک کے جو انٹرنیٹ کے ذریعے بین البینک فنڈز کی منتقلی کی پیشکش کرتے ہیں۔ پاکستان میں انٹرنیٹ بینکاری کی نمو کافی سست ہے لیکن ثابت قدم ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران بینکوں نے 68.4 ارب روپے کے 2.1 ملین سودے کیے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعداد کے لحاظ سے 59 فیصد اور رقوم کے لحاظ سے 56 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں قدر کے لحاظ سے 49 فیصد اور رقوم کے لحاظ سے 58 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

5.7.4 موبائل بینکاری

پاکستان میں ایسے بینک کم ہیں جو موبائل کے ذریعے لین دین کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ موبائل کے ذریعے ہونے والی لین دین میں یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی، کھاتے سے کھاتے میں رقوم کی منتقلی اور تیسرے فریق کے ذریعے کھاتے سے کھاتے میں رقوم کی منتقلی شامل ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران 71,240 سودے ہوئے جو کہ 46 فیصد اضافے کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ قدر 30 فیصد اضافے سے 16 ملین روپے ہوگئی (دیکھئے **شکل 5.9**)۔

شکل 5.9: موبائل بینکاری سودے

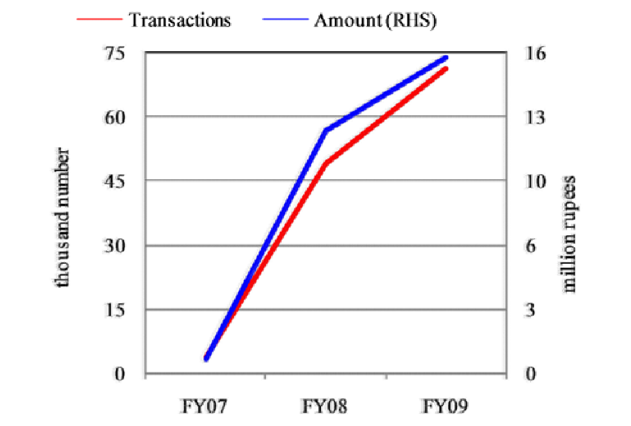

5.7.5 انٹرنیٹ بیوپار بینکاری

انٹرنیٹ مرچنٹ اکاؤنٹ کے ذریعے ہونے والی لین دین انٹرنیٹ بیوپار (آئی ایم) بینکاری کا حصہ ہے۔ مالی سال 09ء میں مجموعی طور پر 19 مرچنٹ کھاتے تھے۔ زیادہ تر خدمات کے شعبے/این جی اوز کے مرچنٹ کھاتے ہوتے ہیں۔ ان کھاتوں کے ذریعے ہونے والی لین دین مستقل نہیں ہوتی بلکہ موسمی نوعیت کی ہوتی ہے جس میں لین دین، ہوائی جہاز کے کرائے، کالج کی فیسوں کی ادائیگی وغیرہ جیسی سرگرمیاں شامل ہیں۔ مالی سال 09ء کے دوران سودوں کی تعداد میں 20 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جبکہ گذشتہ سال ان میں 16 فیصد اضافہ دیکھا گیا تھا۔ قدر کے لحاظ سے 42 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ گذشتہ سال اس میں 57 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے **شکل 5.10**)۔

شکل 5.10: انٹرنیٹ مرچنٹ کھاتوں کے سودے

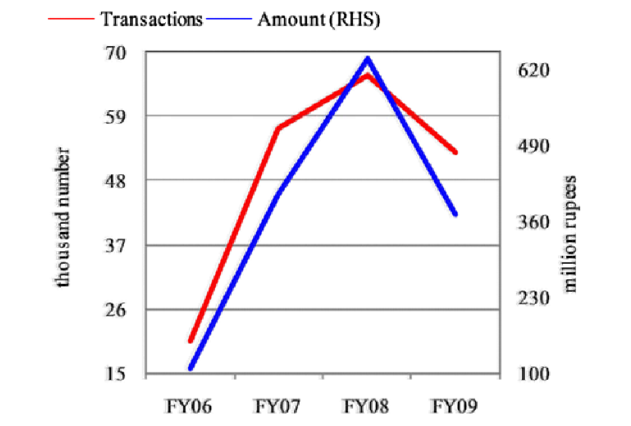

5.8 برقی بینکاری کے ذریعے سرحد پار لین دین

سرحد پار سودوں میں صرف وہ سودے شامل ہیں جو اے ٹی ایم/پی او ایس مشین یا انٹرنیٹ کے ذریعے کیے جاتے ہیں۔ اے ٹی ایم کے ذریعے سودوں میں اے ٹی ایم سے رقوم نکالنا شامل ہیں۔ اس طرح کے لین دین سے آنے والی رقوم میں گذشتہ سال 0.4 فیصد کے مقابلے میں 7 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ باہر بھیجی جانے والی رقوم میں 30 فیصد اضافہ ہوا ہے جس میں گذشتہ سال 22 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ پی او ایس کے لین دین میں صارفین کی جانب سے اشیا و خدمات کی خریداری شامل ہے۔ پی او ایس کی لین دین سے آنے والی رقوم میں گذشتہ سال کے 12 فیصد اضافے کے مقابلے میں 48 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ باہر بھیجی جانے والی رقوم میں 37 فیصد اضافہ ہوا ہے جس میں گذشتہ سال 17 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ انٹرنیٹ کے ذریعے کی جانے والی لین دین میں مقامی/بیرونی انٹرنیٹ

مرچنٹ کے ذریعے اشیاوخدمات کی خریداری شامل ہے۔انٹرنیٹ کے ذریعے کیے جانے والے لین دین سے آنے والی رقوم میں گذشتہ سال 17 فیصد کے مقابلے میں 26 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ باہر بھیجی جانے والی رقوم میں 19 فیصد اضافہ ہوا اور گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران اس میں 47 فیصد اضافہ دیکھا گیا تھا۔ بیرونی مرچنٹ میں ای بے، ایمزون، گوگل وغیرہ شامل ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے کیے جانے والے لین دین میں بیرونی یونیورسٹیوں کو فیس کی ادائیگی اور آن لائن کورسز جیسے اے سی سی اے، سی آئی ایم اے وغیرہ شامل ہیں۔

برقی بینکاری کے ذریعے سرحد پار کی جانے والی لین دین میں رقوم کی آمد اور اخراج کے بارے میں جائزہ **جدول 1** میں دیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرحد پار لین دین (خالص آمد) میں 25 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ گذشتہ سال اس میں 5 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

جدول1: سرحد پار ادائیگی کے سودوں کا تقابل
ملین روپے

سودوں کے ذرائع	رقوم کی آمد		رقوم کا اخراج		خالص	
	اندرونی ترسیلات		بیرون ملک ترسیلات			
	م س08ء	م س09ء	م س08ء	م س09ء	م س08ء	م س09ء
اے ٹی ایم	8,277	8,818	(1,293)	(1,678)	6,983	7,139
پی او ایس	10,289	15,253	(7,462)	(10,231)	2,827	5,023
انٹرنیٹ	200	252	(939)	(1,116)	(739)	(864)
کل	18,765	24,323	(9,694)	(13,025)	9,072	11,298

شکل 5.11: غیر مالی سودے (ملین میں)

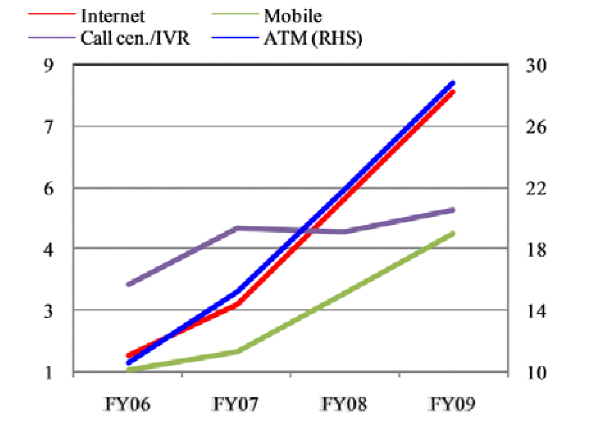

5.9 غیر مالی برقی بینکاری لین دین

برقی بینکاری کے ذرائع غیر مالی لین دین کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے بیلنس انکوائری، کھاتوں کے حسابات وغیرہ۔ مالی سال09ء کے دوران مجموعی طور پر 46.97 ملین غیر مالی سودے ہوئے جبکہ گذشتہ سال ان کی تعداد 35.04 ملین تھی، جیسا کہ **شکل 5.11** میں دکھایا گیا ہے۔

5.10 کاغذی وثیقہ جات کے ذریعے خردہ ادائیگیاں

مالی سال09ء میں ان کی تعداد میں 0.3 فیصد کی نمو دیکھی گئی جبکہ گذشتہ مالی سال اس میں 3.1 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے **جدول 2**)۔ اس طرح ان سودوں کی قدر میں گذشتہ سال کے 20.9 فیصد کے مقابلے میں 2.6 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ کاغذی وثیقہ جات میں چیکس (جیسے نقد رقم، کلیرنگ، منتقلی) اس کا سب سے زیادہ حصہ ہے جو کہ 94 فیصد حجم اور 92 فیصد قدر کے لحاظ سے ہے۔ کاغذی وثیقہ جات میں نقد چیک سب سے زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ حجم کے لحاظ سے ان کا حصہ 47 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 50 فیصد ہے۔ تمام وثیقہ جات کا بالترتیب فیصد حصہ **شکل 5.12 الف-ب** میں دکھایا گیا ہے۔

جدول2: کاغذی وثیقہ جات
رقم دس کھرب روپے، تعداد ملین میں

وثیقہ جات	مالی سال09ء		مالی سال08ء	
	تعداد	رقم	تعداد	رقم
نقد-چیک	156.0	71.8	157.5	71.0
منتقلی-چیک	93.1	35.7	98.8	35.9
کلیرنگ-چیک	60.7	17.9	58.3	20.4
پے آرڈر	11.2	5.0	8.1	4.9
ڈیمانڈ ڈرافٹ	6.5	1.5	6.3	1.8
ٹیلی منتقلیاں	2.1	3.1	1.2	2.9
دیگر	4.8	2.4	4.9	4.0
کل	**334.4**	**137.4**	**335.3**	**141.0**

5.11 برقی بینکاری میں پیش رفت

گذشتہ چھ برسوں میں دستی (کاغذ پر مبنی) بینکاری سے برقی بینکاری میں منتقلی بتدریج عمل میں آئی ہے جو کہ حجم اور قدر کے لحاظ سے اب تک مستقل ہوتی آئی ہے۔کل سودوں میں برقی سودوں تعداد بڑھ کر 32.3 فیصد ہوگئی جبکہ گذشتہ سال کے زیر جائزہ عرصے کے دوران یہ شرح 27.1 فیصد ریکارڈ کی گئی تھی۔ اگر قدر کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس میں 9.25

شکل 5.12 الف: حجم کے لحاظ سے کاغذی وثیقہ جات سودوں کا حصہ

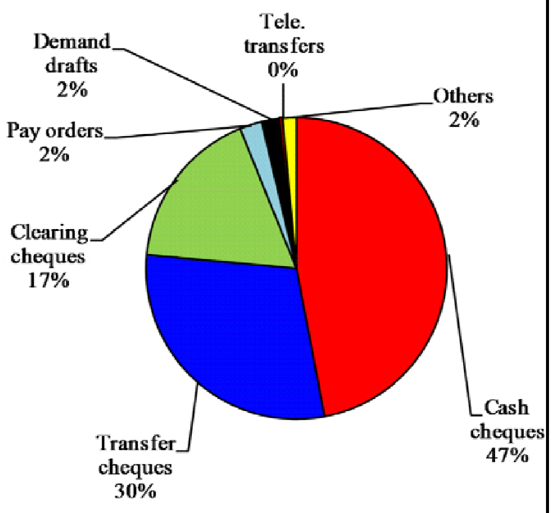

شکل 5.12 ب: قدر کے لحاظ سے کاغذی وثیقہ جات سودوں کا حصہ

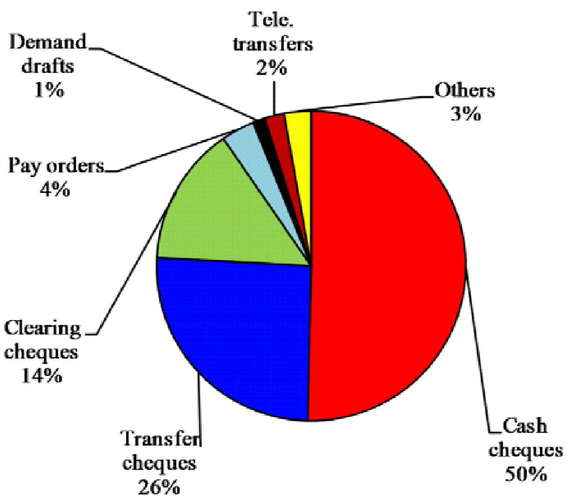

شکل 5.13 الف: خردہ سودوں کے حجم کی ہیئت ترکیبی

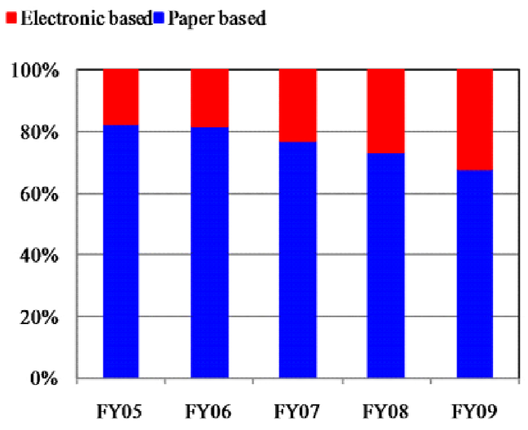

شکل 5.13 ب: خردہ سودوں کی قدر کی ہیئت ترکیبی

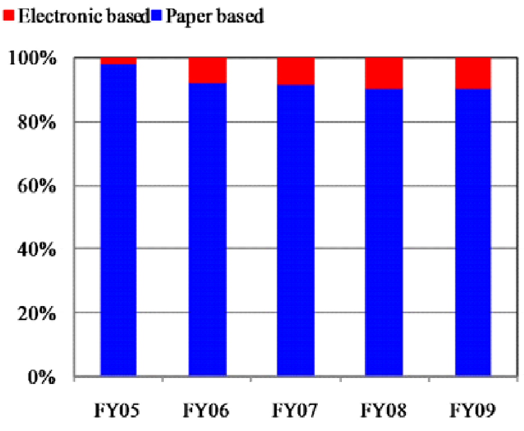

فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں 9.18 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 5.13 الف۔ب)۔